سوال

(672) فتوی بابت افطار صوم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فتوی بابت افطار صوم

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

فتوی بابت افطار صوم

افطار غروب شمسی کے ساتھ ہی ہونا چاہیئے تمام اہل اسلام کا اسی پر عمل درآمد ہے جب آفتاب غروب ہو جائے۔ تو پھر تاخیر کرنے کی ضرورت نہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ کہ میری امت میں ہمیشہ بھلائی رہے گی۔ جب تک افطار میں تعجیل کریں گے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ بعد نماز کے افطار کرنے میں تاخیر ہے۔ اور تاخیر میں بھلائی نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبل اللیل من ہہنا وادبر النہار من ہہنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم (مشکوۃ)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ غروب شمس کے ہوتے ہی افطار ہونا چاہیئے واللہ اعلم بالصوب۔ (عبدالتواب غزنوی ثم العلیگڑھی)

اور یہ قول کہ مغرب کی نماز دن کی نماز ہے اور دن اس وقت تک ہے جب تک کہ سیاہی سر پر نہ آجائے اور جب سیاہی سر پر آجائے۔ اس وقت سے رات شروع ہوتی ہے۔

صحیح نہیں ہے اس لئے کہ مغرب کی نماز کا وقت غیبوبت شفق تک یقین سے ہے اور غیبوبت شفق سر پر سیاہی آجانے سے بہت پیچھے ہوتی ہے۔

پس اگر مغرب کی نماز دن کی نماز ہے تو اگر کوئی شخص مغرب کی نماز سر پر سیاہی آجانے کے بعد اور غیبوبت شفق سے پہلے پڑھ لے تو حسب قول مذکور اس کی یہ نماز خارج از وقت ہو جائے گی حالانکہ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ یہ نماز از وقت خارج ہوئی۔ کیونکہ نماز مغرب کے وقت کے غیبوبت شفق تک ہونے میں کوئی شبہ ہے۔

اور یہ نماز خارج از وقت نہیں ہوئی۔ پس ثابت ہوا کہ نماز مغرب رات کی نماز ہے نہ دن کی اور یہ کہ رات غروب آفتاب ہوتے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ جب کہ حدیث مذکورۃ الصدر

سے بخوبی واضح ہے اور جب رات آفتاب غروب ہوتے ہی شروع ہو جاتی ہے تو افطار آفتاب غروب ہوتے ہی ہونا چاہیئے جیسا کہ جملہ افطر الصائم سے واضح ہے۔

(واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب کتبہ محمد عبداللہ)

اصاب من اجاب عبدالوہاب العبد عبدالرشید جواب صحیح ہے۔ ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری بہت درست عبداللہ جونا گڑھی۔ الجواب صحیح سید محمد دٗود غزنوی جواب باصواب ہے قاضی محمد عبدالرحیم کان اللہ لہ خادم باقیات الصالحات کرنول الجواب صحیح دالوای نجیح عبدالحیی غفر اللہ لہ حیدرابادی

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں۔ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۱۸۷ سورۃ البقرۃ -ارشاد فرماتا ہے۔ جہاں غایۃ الغنیاد مختلف الاجناس ہوں تو حکم میں غایت داخل نہیں ہوتی۔ دن اور رات دو مختلف اجناس ہیں اس لئے حکم صیام میں غایت لیل داخل نہیں ہوگی پس رات کا کوئی حصہ بھی دن میں داخل نہیں ہونا چاہیئے چنانچہ حدیث شریف جواد پر ذکر کی گئی ہے وہ اس امر کی تشریح کر دیتی ہے اور جہاں غایت منیا کی جنس سے ہو۔ تو غایت حکم میں داخل رہے گی جیسے- فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق یہاں پر کہنیاں چونکہ ہاتھ کی جنس سے ہیں۔ اس لئے وہ غسل میں داخل رہے گی سائل نے جو اخبار میں سوال اٹھایا ہے اس نے غایت اور مغیا کے احکام جو متعلق مختلف الاجناس اور متحد الاجناس ہیں اس پر غور نہیں کیا ہے اس لئے اس نے ایک کو دوسرے پر قیاس کر لیا ہے جو قیاس مع الفارق ہے فقط۔

ابوالبرکات عبیداللہ حیدر آباد دکن۔

صحیح بخاری میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے اور صائم تھے کہ بوقت غروب آفتاب فوراً ہی بلال سے فرمایا انزل فاجدح لنار-یعنی اتر اور ستو گھول بلال نے کہا- ان علیک نہارا یعنی ابھی تو دن ہے فرمایا اتر اور ستو گھول اور فرمایا- اذا غربت الشمس من ہہنا اس پوری حدیث پر نظر ڈالنے سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ وقت افطار کا آفتاب کے غروب کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے جس پر دن ہونے کا شبہ کیا گیا موطا میں جو اثر حضرت عمرو عثمان سے مروی ہے کہ وہ بعد مغرب افطار کرتے تھے۔

علامہ زرقانی نے اس کی شرح میں مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت نقل فرمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ افطار کر کے نماز مغرب ادا کرتے پس حدیث مرفوع نص صریح کے ہوتے ہوئے حدیث موقوف یعنی فعل عمرو عثمان حجت نہیں ہوگی جس پر اہلحدیث وحنفیہ کا اتفاق ہے اللہ اعلم۔ کتبہ محمد ابوالقاسم انصاری مرسلہ عبدالیی گکبرگہ (25 رمضان المبارک 36 ہجری)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 700

محدث فتویٰ